REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P/GDP -3

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷　　شمارہ ۳۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲۵ رمضان ۱۳۹۸ھ　　۳۱ ظہور ۱۳۵۷ ہش　　۳۱ اگست ۱۹۷۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ خطوط کے ذریعہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کے مختلف مشنوں کا نہایت کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۸ ؍ ۱۹۷۸ء کو لندن تشریف لے آئے، الحمد للہ۔ اس دورہ کے نتیجہ میں تبلیغِ اسلام کی کئی نئی راہیں کھلی ہیں۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیریت مرکزِ سلسلہ میں کامیاب مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ ظہور (اگست) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ؂

اپنی دعائیں نماز میں ہی کرنی چاہئیں تا نماز میں حضور اور لذت پیدا ہو

نماز وہ شئے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے!

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نمازیں اس قدر بھی رقّت اور لذّت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائیں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز ہی میں کرتے۔ شاید اُن کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے مَیں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نمازوں کے بعد دعا نہ کریں۔ اور وہ لذّت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے، دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذّت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذّت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو بر تنگ دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو۔ تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دنیا میں مومن کی مثال اس سوار کی ہے کہ جو جنگل میں جا رہا ہے۔ راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے۔ اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لیکر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنا لے وہ ضرور درندوں کا شکار ہوگا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸، ۳۹)

"ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں، سب کے سب کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیمؑ کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی کہ ابراہیمؑ وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو۔ کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے۔ کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے۔ لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن اُن کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ نماز وہ شئے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ویل کے معنی لعنت کے بھی ہوتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۷)

◎

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؂

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ ظہور ۱۳۵۷ ہش

اسلامی ایشیائی کانفرنس کراچی کی قراردادوں پر
ایک نظر!

(۳)

کراچی میں منعقد ہونے والی اسلامی ایشیائی کانفرنس میں حاضر علماء نے جو اسلام کی زبردست خدمت کا نمونہ دکھایا وہ اُن چھ قرار دادوں سے ظاہر ہے جو احمدیہ جماعت کے خلاف منظور کیں۔ ان میں سے پہلی قرار داد ہی یہ ہے کہ "قادیانیوں کو ملحد اور غیر مسلم قرار دیا جائے"۔ کس قدر ظلم کا ارتکاب کیا ہے ان علماء نے ایسا فتویٰ دے کر۔ جبکہ جماعت احمدیہ صدقِ دل سے کلمہ گو ہے۔ اور عقیدہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہر احمدی کی جان ہے۔ ایسی کلمہ گو اور عملی میدان میں اسلام کی شیدائی اور خدمت گزار جماعت کو یہ لوگ ایک ساتھ ملحد بھی کہتے ہیں اور غیر مسلم بھی۔ اور ایسا کہتے ہوئے انہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا پاس ہے اور نہ قرآن کریم کی تحذیر سے خوف۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ تعجب ہے کہ یہ علماء کہلانے والے دن رات اپنی درسگاہوں میں جو کچھ پڑھاتے ہیں عمل کے وقت اُسے قطعی طور پر بھول کیوں جاتے ہیں۔ کیا ان کو اس امر کا علم نہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بشارتیں دی ہیں۔ اور کیا گارنٹی دے رکھی ہے؟ ان کے نزدیک اس کی کچھ وقعت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر ایک کلمہ گو جماعت کے بارہ میں پہلی ہی قرار داد اس رنگ میں منظور کرنا کہاں کا اسلام، کہاں کی دینداری اور اتباعِ سُنّتِ نبویؐ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ علماء حضرات احمدیت کی دشمنی اور اس کے عناد میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ انہیں حق بات سُننے اور اس پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کا خیال تک نہیں آتا۔ اسی لئے تو چار سال پہلے کی باتوں کا اعادہ کرتے ذرہ بھی باک نہیں رکھتے!!

چونکہ دنیا میں بہت سے سعید افراد بھی ہیں جو معقول بات کو وزن دیتے اور بھلے اور بُرے کا موازنہ کر کے اچھی بات کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں عنادی قسم کے افراد کو چھوڑتے ہوئے ایسے سعید الفطرت افراد کی خاطر ہی علماء حضرات کی متعدد باتوں کا جائزہ لے چکے ہیں۔ اور اسی خیال سے ان کی باقی ماندہ باتوں پر بھی نظر کرنا چاہتے ہیں۔

علماء کی طرف سے منظور کی گئی چھ قرار دادوں میں سے آخری قرار داد میں کہا گیا ہے کہ

"قادیانیوں نے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی غلط، لچر اور من مانی تاویلات اور تشریحات کی ہیں۔ اُن کی لغو تشریحات اور غلط تاویلات کو شائع کیا جائے" (روزنامہ امروز لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۷۸ء)

اس کے جواب میں پہلے نمبر پر تو یہی بات بڑا وزن رکھتی ہے کہ یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جس نے فی زمانہ وسیع پیمانہ پر قرآن کریم کے دُنیا کی مشہور زبانوں میں تراجم کر کے ان زبانوں کے بولنے والے لاکھوں لاکھ افراد تک اُن کی اپنی مادری زبان میں کلام اللہ کو سمجھنے اور الٰہی پیغام پر غور و فکر اور عمل کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ بجائے اس کے کہ دُنیا کے سبھی مسلمان جماعت احمدیہ کے ممنونِ احسان ہوتے اُلٹا اسی کو ہدفِ ملامت بنانے لگے ہیں۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ خود کو معلوم ہی نہیں کہ غلطی اپنی ہی ہے اور الزام دُوسروں پر دھر رہے ہیں ؎

خِرد کا نام جنُوں رکھ دیا جنُوں کا خِرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے کوئی زیادہ وقت نہیں گزرا۔ ابھی تو نوّے برس ہی گزرے ہیں۔ لیکن اس سے قبل سینکڑوں سالوں سے دنیا کے اندر مسلمانوں کی بڑی بڑی اور متموّل مملکتیں اور ریاستیں رہی ہیں۔ حتیٰ کہ اس زمانہ میں بھی ان کا طوطی خوب بولتا رہا ہے جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپؑ کے خلفاء عظام نے خدمت و اشاعت قرآن کی مہم چلائی ہے۔ لیکن ان سب مملکتوں اور ریاستوں پر قائم اُولی الامر میں سے کسی کو دُنیا کی دُوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنے کی مہم کا نہ تو خیال آیا اور نہ ہی اس کی توفیق ملی۔ اور اب جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے قرآن کریم کی خدمت میں یہ نمایاں کارنامہ کر دکھایا ہے اور اس سلسلہ کو وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے۔ اور ساری دُنیا میں اس کے شاندار اور خوشکن نتائج بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسی کی برکت ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں غیر مُسلم اور بے مذہب افراد محض احمدیوں کی تبلیغ کے نتیجہ میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر انوارِ قرآنی سے منوّر ہو رہے ہیں۔

اِس کے بالمقابل علماء خود تو کچھ کر نہیں سکتے۔ البتہ حسد اور بُغض کی آگ میں جلنے لگے ہیں۔ اور سہارا لے رہے ہیں اِس بات کا کہ قادیانیوں نے نعوذ باللہ قرآنِ کریم کی غلط اور لغو تشریحات کی ہیں!! چونکہ اس وقت ہماری گفت گو کا موضوع اِس قرار داد کا مختصر تجزیہ ہے اِس لئے فی الوقت ہم مخصوص طور پر "تاویلات" کی بات کو لیتے ہیں۔ جن کے متعلق علماء کی بے بصیرتی بلکہ بے مائیگی نے انہیں غلط، لچر، من مانی تاویلات اور لغو تشریحات قرار دیا ہے۔ اس کی پوری تفصیل تو ایک دفتر کا تقاضا کرتی ہے۔ اور جواب کا اصل وقت وہی ہوگا جب یہ لوگ اپنی قرار داد کے مطابق ایسی تاویلات کو شائع کریں گے۔ تاہم اتمام حجت کے طور پر بطور نمونہ چند ایسی باتوں کا مختصراً تذکرہ کیا جاتا ہے جن کے بارہ میں جماعت احمدیہ نے علماء حضرات سے اختلاف کیا ہے اور یہ اختلاف نہایت درجہ معقولیت پر مبنی ہے۔ درحقیقت یہ علماء حضرات ہی ہیں جن کی باتیں بقول ان کے غلط، لچر اور من مانی تاویلات اور غلط تشریحات کی مصداق قرار پاتی ہیں۔ آئیے اور دیکھئے علماء کی تشریحات اور اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی پیش کردہ معقول اور مدلّل باتوں کا کچھ نمونہ:-

اِس سلسلے میں سرِ فہرست تو علماء حضرات کا وہ نظریہ اور خیال ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارہ میں ایک عرصہ سے دماغ میں جمائے ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نامسعود صلیب پر لعنتی موت مارنے کے لئے پورا منصوبہ بنا چکے اور قید خانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لینے کے لئے سپاہی گیا تو خدا نے عیسیٰ علیہ السلام کو تو قید خانہ کی چھت پھاڑ کر آسمان پر اُٹھا لیا اور وہ اب تک آسمان پر مع جسم عنصری زندہ موجود ہیں۔ اور اُس بیچارے سپاہی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل دے دی گئی۔ اور وہی صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ گو اِس لچر اور لغو تشریح پر بے شمار سوال اُٹھتے ہیں۔ مگر ایسے علماء کو کبھی اِس بڑے سوال کا حل تلاش کرنے کی توفیق نہیں ملی کہ آخر اُس سپاہی نے اُس وقت چیخ و پکار کیوں نہ کی؟ اور وہ خاموشی سے صلیب پر لٹک جانے کے لئے رضا مند کیسے ہو گیا؟ نیز علماء کی یہ بات اِس پہلو سے بھی نہایت درجہ لچر اور غلط قرار پاتی ہے کہ یہود اور نصاریٰ دونوں فرقے تو موقعہ کے گواہ ہیں۔ اور دونوں ہی یہ کہتے ہیں کہ خود مسیحؑ ہی کی ذات کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ یہود اس سے حضرت مسیحؑ کی نعوذ باللہ لعنتی موت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور مسیحی حضرات اس سے کفّارہ کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ لیکن مُسلمان جو موقعہ کے گواہ بھی نہیں بلکہ وہ چھ سو سال بعد میں پیدا ہوئے۔ اُن کی وکالت کرتے ہوئے یہ علماء حضرات ایسی بات کہہ رہے ہیں جس کا ذکر نہ تو یہود کی تاریخ میں آیا۔ اور نہ ہی مسیحیوں کی کُتب میں اور نہ ہی کوئی سلیم العقل آدمی اس بات کو باور کرنے کے لئے تیار ہے۔ بتائیے! اس صورت میں علماء کی بات لغو اور غلط ثابت ہوئی یا نہ!؟

۲ - سچ بات تو وہی ہے جسے قرآن کریم نے بیان کیا۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسے نہایت تحدّی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے وقت فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ بے ہوشی کی حالت میں ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق (جو اُن کے تعلق داروں نے پہلے سے سوچ رکھی تھی) اُنہیں ایک قبر نما کمرے میں رکھا گیا۔ جہاں پہلے سے ہی اُن کی مرہم پٹی کا سامان خاطر خواہ طور پر کیا ہوا تھا۔ پھر جب اُن کی طبیعت قدرے سنبھل گئی تو آپؑ اپنے ایک لمبے مگر خفیہ سفر پر روانہ ہو گئے تا اُن کا وُہ مشن بھی پُورا ہو جس کا ذکر وہ متعدد بار اپنے حواریوں سے کر چکے تھے کہ اسرائیل کی گُم شدہ بھیڑوں تک بھی پیغام حق پہنچائیں۔ اور یہ وہی لوگ تھے جو بابل کے حملہ کے وقت افغانستان اور کشمیر کی طرف چلے آئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کی تلاش میں یہاں پہنچے اور اس مشن کو نہایت کامیابی سے پُورا کیا۔ اور حدیث شریف کے بیان کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر پا کر طبعی موت سے وفات پائی اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کے مطابق سری نگر محلّہ خانیار میں اس وقت آسُودۂ خواب ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے وفاتِ مسیحؑ کے مسئلہ کو قرآن و حدیث اور اناجیل کے ناقابلِ تردید حوالوں سے ثابت کیا اور علماء کو کھُلا چیلنج دیا کہ ان دلائل کو توڑ کر دکھائیں۔ مگر آج تک کسی کو ہمت نہیں ہوئی کہ مقابل پر آسکے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ عید الفطر

اصل عید یہی ہے کہ ہم ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کا فضل حاصل کرتے چلے جائیں

اگر ہم شکر گزار بندے بنیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں تو ہمارا ہر دن عید بن سکتا ہے !

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲ رفتح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ۔ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ قَالَ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔

(مائدہ آیات ۱۱۵-۱۱۶)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

(آل عمران: آیات ۳-۴)

اس کے بعد فرمایا:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے اُن سے ایک مطالبہ کیا تھا جس کے ساتھ

رُوحانی طور پر عید کا تعلق

تھا۔ گو وہ اس مطالبہ کے وقت اسے سمجھتے نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ کیا تیرے رب میں یہ طاقت ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے رزق نازل کرے۔ کیونکہ ان کی نگاہ دُنیا ہی میں محو اور کھوئی ہوئی تھی۔ اور اس سے آگے نہ نکل سکی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کس قسم کا مطالبہ کر رہے ہو۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں اور دُنیا کے انعامات کے حصول سے ہمارے دِل مطمئن ہو جائیں۔ تب تیری صداقت پر ہمارے دلوں میں پختہ یقین پیدا ہوگا۔ اگر تیری بعثت کے بعد ہمیں اِس دُنیا میں صِرف دُکھ ہی ملنے والے ہیں۔ آرام نہیں ملنا تو پھر تجھ پر ایمان لانے کا کیا فائدہ۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کی کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اُن کے دِلوں میں

حقیقی اطمینان پیدا کرنے کی غرض سے

اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا مانگی کہ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ اے ہمارے رب! تو اپنے فضل سے، اپنے رحم سے ہمارے لئے آسمان سے مائدہ کے نزول کا انتظام کر۔ حواریوں نے مائدہ کا لفظ صرف دنیوی رزق کے استعمال کے لئے کیا تھا۔ لیکن مائدہ کا لفظ عربی زبان میں جسمانی غذا اور رُوحانی غذا ہر دو کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے مقرّب رسُول تھے اس لئے انہوں نے اپنے ربّ کے حضور یہ عرض کی کہ اے میرے ربّ! میری قوم رُوحانی طور پر بڑی کمزور ہے۔ تو اس پر فضل کر اور اس کے لئے جسمانی رزق کے سامان بھی پیدا کر اور رُوحانی غذا کے سامان بھی پیدا کر۔ اور چونکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ کامل اور مکمل شریعت والا خاتم النبیین ایک ارفع اور اعلیٰ مقام کے حصول کے بعد حقیقی اور کامل ہدایت لے کر آنے والا ہے۔ اس لئے انہوں نے دُعا کی کہ وہ رُوحانی رزق اُترے کہ جو ہم لوگوں کے لئے بھی عید کا اور مسرت کا باعث ہو اور ہمارے

بعد میں آنے والی نسلیں

جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں اُن کے لئے بھی وہ جسمانی اور دنیوی، رُوحانی اور اُخروی خوشی، اور مسرت کا سامان پیدا کر دے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ تو اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا کر۔ کیونکہ جو چیز تیری طرف سے عطا ہوتی ہے۔ وہ دنیوی لحاظ سے بھی اور اُخروی لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہاری دُعا کو قبول کرتا ہوں۔ اور یہ مائدہ جو مانگا گیا ہے ایک محدود شکل میں تیرے ذریعہ اُتاروں گا۔ اور ایک کامل صداقت کے رنگ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتاروں گا۔ لیکن اپنے ماننے والوں کو یہ تنبیہہ کر دو کہ جو کوئی اُن میں سے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری کرے گا۔ اور اسے ماننے سے انکار کرے گا اور رُوحانی غذا نہیں کھائے گا اُس کی اِصلاح کے لئے ایک ایسا عذاب مقدر ہے کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کسی اور کے لئے مقدر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ آپؐ سے پہلے آنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے صرف اس حصّہ کا انکار کیا تھا جو اُن کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور گو وہ اُصولی طور پر تو مجرم تھے لیکن ساری ہدایت کے وہ منکر نہیں تھے۔ اُن کے مقابلہ میں جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کامل شریعت اور مکمل ہدایت کے مُنکر ہوں گے۔ انہیں پہلوں کی نسبت زیادہ عذاب ملے گا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم انہیں تنبیہہ کر دو کہ میں آسمان سے اُن کے لئے دُنیا کی نعمتوں کا بھی سامان پیدا کروں گا۔ اور اُن کی

رُوحانی بقا اور حیات کا سامان

بھی پیدا کروں گا۔ لیکن یہ رزق چاہے دنیوی ہو یا رُوحانی، ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ اور جو شخص ان ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتا۔ اور ناشکری کی راہوں کو اختیار کرتا ہے۔ (خصوصاً اس وقت جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو جائے اور کامل ہدایت اور مکمل شریعت کا نزول ہو جائے) اس پر خدا کی گرفت بھی پہلوں سے زیادہ ہوگی۔

اس مضمون کے مطابق اور اس وعدے کے مطابق جو سورۂ مائدہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا۔ سورۂ آلِ عمران کی شروع کی آیات (جو میں نے ابھی پڑھی ہیں) مضمون بیان کر رہی ہیں۔ سورۂ مائدہ میں وعدہ دیا گیا تھا کہ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ اور سُورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدائے واحد کی طرف سے جو اَلْحَیُّ اور اَلْقَیُّوْمُ ہے۔

حقیقی زندگی کا وہی مالک ہے

وہ حقیقی طور پر زندہ ہے اور حیات اور زندگی صرف اُسی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اور بقا اور قیام صرف اُسی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک ایسا مائدہ نازل ہو رہا ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اور قائم رہے گا۔ اور قیامت تک انسان کی زندگی کے سامان پیدا کرے گا۔ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ

اور اب یہ اعلان کیا گیا ہے کہ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ یعنی کامل حق اور کامل صداقت پر مشتمل کتاب جو انسان کے لئے مقدر تھی وہ انہی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق اُتاری گئی ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء سے کئے گئے تھے۔ اور جن کا ذکر تورات اور انجیل میں بھی ہے۔ تورات اور انجیل میں تو صرف پہلوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا۔ لیکن وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ۔ اب

اللہ تعالیٰ نے الفرقان نازل کر دیا ہے

جو کامل اور مکمل ہدایت ہے۔ اور جو نشان (اٰیَةً مِّنْكَ) مانگا گیا تھا وہ کامل اور مکمل طور پر اب الفرقان کی شکل میں نازل ہو گیا ہے۔ اور جو اب کفر کرے گا اور انکار کرے گا اور ناشکری کرے گا اور اس رزق سے وہ فائدہ نہیں اُٹھائے گا۔ جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے اُٹھایا جائے۔ اُسے اللہ تعالیٰ پہلوں سے بڑھ کر عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جسمانی رزق سے بھی اس طرح فائدہ اُٹھایا جائے کہ اس سے رُوحانی بہتری کے سامان پیدا ہوں اور جو رُوحانی غذا ہے۔ وہ تو ہے ہی اس کام کے لئے لیکن انسان جب ناشکرا بن جاتا ہے تو وہ جسمانی غذا کھا کر اپنے جسم کو تو موٹا اور تازہ کر لیتا ہے۔ لیکن رُوح کی تر و تازگی کا سامان نہیں کرتا۔ اور جو رُوحانی غذا اس پر نازل ہوتی ہے اس کی طرف وہ توجہ نہیں کرتا اور اس سے بے اعتنائی برتتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ناشکری کرے گا، مَیں اُسے عذاب دُوں گا۔

پھر سورۂ مائدہ کی آیات میں ایک آیت (اٰیَةً مِّنْكَ) مانگی گئی تھی۔ لیکن یہاں سورۂ آلِ عمران میں فرمایا کہ مَیں بہت سی آیات دُوں گا اور جو اِن آیات کا انکار کرے گا اس کو مَیں سخت عذاب دُوں گا۔

یہ دِن تمہارے لئے عید کا دِن بن سکتا ہے

لیکن تم پر واجب ہے کہ ہر وہ دن جو تمہارے لئے عید بنایا جائے اس کے نتیجہ میں تم میرے شکر گزار بندے بنو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے اور میری باتوں کو نہیں سُنو گے تو پہلے انبیاء کی تنبیہہ اور انذار کے مطابق اس کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب دیکھنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے پہلوں سے یہی کہا تھا کہ ہمارے انکار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا جو غضب نازل ہو سکتا ہے اس سے زیادہ غضب اُس وقت نازل ہو گا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور لوگ اُن کا انکار کریں گے۔ اس لئے تم ابھی سے فکر کرو اور اپنی نسلوں کو اس عذاب سے بچانے کے سامان پیدا کرو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تمہیں آیات دیں گے۔ جو لوگ ان آیات کی ناشکری کریں گے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اُن کے لئے سخت عذاب مقدر ہے اور اللہ غالب اور سزا دینے والا ہے۔

آج عید ہے

اور یہ عید اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک نشان کے طور پر مقرر کی ہے۔ آپ سب کو بھی اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے حقیقی عید اور برکتوں والی عید نصیب ہو۔ آیت کے معنی ایک ایسی ظاہری علامت کے ہیں جو ایک مخفی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہو۔ اور اس کی جگہ ظاہر ہو رہی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں سبق دیا ہے کہ گو عید خوشی اور مسرت کا دِن ہے۔ (اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید ہمارے لئے (یعنی جو خدا تعالیٰ کے بندے ہیں) اسی کے حکم سے کھانے پینے کا دن ہے اور خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ کھاؤ پیو اور خوشی مناؤ) اور مَیں تمہارے لئے دُنیا کی آسائش اور اس کی سہولتوں کے سامان بھی پیدا کر دوں گا۔ اور کرتا رہوں گا۔ لیکن یہ عید تو ایک ظاہری علامت ہے ایک مخفی حقیقت کی۔ اور مخفی حقیقت یہ ہے کہ تم نے میرے قرب کا ایک مقام حاصل کر لیا۔ تم نے اپنی بقا کے کچھ سامان پیدا کر لئے۔ پس تم خوش ہو جاؤ کہ تم ایک امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ تم نے ایک حد تک میرے فضلوں کو پا لیا۔ اور اس کی ظاہری علامت کے طور پر (خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ) مَیں تمہارے لئے عید مقرر کرتا ہوں۔ پس عید جہاں ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا دِن ہے۔ (کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ آج میرے کہنے پر تم خوشی مناؤ۔ کھاؤ اور پیو) وہاں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ناشکری نہ کرنا۔ اگر تم میرے کہنے پر خوشی مناتے اور کھاتے پیتے ہو تو میرے کہنے پر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ یہ عید سال میں ایک بار نہیں آتی۔ بلکہ اگر تم چاہو تو تم اپنے ہر دِن کو عید کا دِن بنا سکتے ہو۔ اگر تم اس دِن کی ذمہ داریوں کو نبھاؤ گے تو تم اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرو گے۔ اور تمہاری دُنیوی اور اُخروی مسرتوں کے مزید سامان پیدا کئے جائیں گے۔ اور تم روحانی میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے چلے جاؤ گے۔ خدا کرے کہ ہمارا ہر دن ہی عید کا دِن ہو۔ اور ہر روز ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جو ذمہ داریاں وہ ہم پر ڈال رہا ہے ہم اُنہیں اس طرح نبھائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے۔

ہم دراصل ایک عید کے زمانہ میں داخل ہیں

لیکن یہ ایک اَور مضمون ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر ہم غور کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی دُنیوی خوشی اور عید وہی ہے جو خُدا تعالیٰ کے کہنے پر منائی جائے۔ اسی میں خیر ہے اسی میں برکت ہے۔ اور جب ہمیں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ خوش ہو جاؤ اور خوشی سے اُچھلو تو ہمارا کام ہے کہ ہم خوش ہوں اور ہماری طبیعتوں میں بشاشت پیدا ہو۔ اور ہم خوشی سے اُچھلیں۔ جب ہمارا خُدا کہتا ہے کہ کھاؤ اور پیو تو ہمارے لئے یہ فرض ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے کھائیں بھی اور پیئیں بھی۔ اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلائیں اور پلائیں۔ اور اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اس کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ [illegible] ہمارا رمضان ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ تمہاری خوشیوں اور مسرتوں کا سامان صرف اس چیز میں ہے کہ جب مَیں کہوں کھانا چھوڑ دو تو تم کھانا چھوڑ دو۔ اور جب مَیں کھانا کھانے کی اجازت دوں تو تم کھانا کھانے لگ جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے ہر قسم کی خوشیاں اور مسرتیں پیدا کر دی جائیں گی۔ خدا کرے کہ ساری ہی مسرتیں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے پیدا کرتا چلا جائے۔ اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں ٭

(ہفت روزہ بدر قادیان ۳ مئی ۲۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

۱ - جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲ - دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳ - کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

۴ - تسبیح و تحمید[1] اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

۵ - مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں :-

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

---

[1] تسبیح و تحمید : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
درود شریف : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ٭

لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

مجالس علم و عرفان میں بصیرت افروز ارشادات، ۲۱ جولائی کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

یورپ کے بعض ملکوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ اور اس کے متعلق خاص دعا کی تحریک

حضور کے قیامِ انگلستان کی ۱۷ تا ۲۳ جولائی کی روداد ذیل میں تحریر ہے:-

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام حَکَم اور عَدل ہیں!

حضور ایدہ اللہ بنصرہ ۱۹ جولائی تا ۲۲ جولائی روزانہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد فضل لندن میں جمع کر کے پڑھانے کے بعد احبابِ جماعت میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے ارشادات اور قیمتی نصائح سے نوازتے رہے۔ ان مجالس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مقام کی اہمیت کو حضور علیہ السّلام کی اپنی تحریرات کی روشنی میں واضح کیا۔

حضور نے فرمایا، بعض احمدی دوست عدمِ علم یا پوری طرح تربیت نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مقام کو صحیح طور پر نہیں پہچانتے۔ آپ نے فرمایا، دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو حَکَم اور عَدل ٹھہرایا ہے۔ اور اس کا احادیثِ صحیحہ میں واضح اعلان فرمایا ہے اِس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے حکم اور عدل کی حیثیت میں خود یہ اعلان فرمایا ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی جو تفسیر بیان کی ہے یا قرآن کریم کی جو تفسیر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس کی تشریح کی ہے، وہ ہمیں ماننی پڑے گی۔ اگر کسی حدیث کے متعلق آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے تب بھی ماننا پڑے گا کہ یہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں حضور نے بعض ایسے اُصول بیان فرمائے جو کسی بھی حدیث کی صحت و اصابت معلوم کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہیں۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام چونکہ حَکَم اور عَدل ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم لدنّی عطا فرمایا ہے اس لئے ہم مانتے ہیں کہ آپ کے کلام میں نہ تو کوئی بات قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور نہ کسی صحیح حدیث یا سنّتِ خیرالانام کے خلاف ہے۔

مجدّدیّت اور خلافت

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک ہر صدی کے شروع میں مجدّد آنے کا سوال ہے، دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم نے مجدّد کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ بلکہ خلافت کا ذکر کیا ہے۔ مجدّد کا لفظ حدیث میں آتا ہے اور وہ بھی اِن معنے میں کہ ہر صدی میں ایک، دو یا کئی لوگ تجدیدِ دین کا کام کریں گے۔ اسلام نے تجدیدِ دین کے لئے کسی ایک شخص پر حصر نہیں کیا بلکہ مَنْ کا لفظ بول کر اس میں وسعت اور کثرت کا مفہوم پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جہاں بھی اپنے دعویٰ اور مقام کو حکمات کے کے رنگ میں بیان کیا ہے وہاں مجدّد کی بات خلافت کی بحث میں کی ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں خلافت کا ذکر ہُوا ہے۔ مجدّدیّت کی بات نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح اُمّتِ موسویہ میں خلفاء کا سلسلہ جاری ہُوا تھا ویسے ہی اُمتِ محمّدیہ میں بھی جاری ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خلفائے بنی اسرائیل نبی بھی ہوتے تھے۔ لیکن اُمتِ محمّدیہ کے خلفاء "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔" کی رُو سے ولایت کے مقام کو حاصل کرتے تھے مگر خود نبی نہ ہوتے تھے۔ سوائے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السّلام کے، کہ جس کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نبیّ اللہ" کہا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہزاروں مجدّدین اور مقربینِ الٰہی جو اُمّتِ محمّدیّہ میں گزرے ہیں آپ اُن میں سے ایک ہیں۔ بلکہ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اُمّت میں تیرہ خلفاء ہوئے ہیں اور اُن میں سے تیرھویں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تھے اِسی طرح حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں تیرہ خلفاء ہوئے ہیں۔ اور تیرھویں خود مسیح موعودؑ ہیں اور آپ کے بعد اس سلسلہ میں اور کوئی مجدّد نہیں ہے۔ اور نہ کوئی امام ہے اور نہ کوئی مسیح ہے۔ آپ سے پہلے کے مقربینِ الٰہی میں سے کسی کے سپرد یہ کام نہیں ہوا کہ وہ ساری دُنیا میں اسلام کی اشاعت کرے اور غلبۂ اسلام کے لئے جانی اور مالی جہاد کرے۔

امامِ آخر الزمان کے متعلق بشارت

جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ کن معنوں میں نبی آ سکتا ہے۔ اور کن معنی میں نہیں آ سکتا۔ حضورؑ نے فرمایا امتِ مسلمہ میں صرف وہ نبی آ سکتا ہے جس کی بشارت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہو۔ اور ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت دی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق چار دفعہ نبیّ اللہ کہا گیا ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰؑ تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی امّت کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آئے تھے اِسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے آخر میں مسیح موعود علیہ السّلام آئے ہیں۔ اس لحاظ سے حضور علیہ السّلام نے بار بار اعلان فرمایا ہے کہ آپ آخری خلیفہ ہیں۔ آخری مسیح ہیں۔ آخری مجدّد ہیں۔ اور امام آخر الزمان ہیں۔ آپ مجدّدِ صدی بھی ہیں۔ اور مجدّد الفِ آخر بھی۔ قیامت تک کی جو صدیاں ہیں اُن پر بھی آپ کی تجدیدِ دین اور اشاعتِ اسلام کا کام پھیلا ہُوا ہوگا۔ اِس لئے آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح، مگر وہی جو آپ کے لئے بطور ظِلّ کے ہو۔ آپ سے علیحدہ ہو کر اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کو حاصل کر لے گا تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو یہ مقام فنا فی الرسولؐ ہونے کی وجہ سے مِلا ہے۔ آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ محبّت کی اور آپ کی اس رنگ میں پیروی کی کہ آپ کے وجود میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پرتو جلوہ گر ہو گیا۔ اِسی لئے آپؑ نے فرمایا ؏

دُہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

خُطبہ جمعہ

۲۱ جولائی کو حضورؒ نے نمازِ جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ اور ایک نہایت ہی ضروری اور اہم موضوع یعنی میاں بیوی کے تعلقات اور ان کے دُور رس اثرات پر بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا، اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جہاں تک دینی اور رُوحانی ترقیات کا سوال ہے اس نے مرد اور عورت میں کوئی فرق رَوا نہیں رکھا۔ رضائے الٰہی کے حصُول کے دروازے جس طرح مردوں پر کھلے ہیں، اسی طرح عورتوں پر بھی کھُلے ہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ دونوں کی ذمّہ داریاں مختلف اور دائرہ ہائے کار الگ الگ ہیں اسلامی تاریخ میں ایسی کئی مسلمان خواتین کا ذکر کیا گیا ہے جو مقرباتِ الٰہیہ مستجابۃ الدعوات اور اسلام کا بہترین نمونہ تھیں۔ اُن کے دِل میں خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کا ویسے ہی جذبہ کار فرما تھا جیسے مردوں کے دِلوں میں تھا۔ خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے میں وہ مردوں سے پیچھے نہیں تھیں۔ بلکہ بعض دفعہ تو وہ بہت سے مردوں سے بھی آگے نِکل جاتی تھیں۔

حضور نے فرمایا اس کائنات میں نر اور مادہ کا نظام قائم ہے۔ انسان کے اندر بھی یہ نظام ازدواجی رشتے کی صورت میں قائم ہے۔ قرآنِ کریم نے اِس رشتے کو کھیتی سے تعبیر کیا ہے۔ مرد کی حیثیت اس کھیتی میں ایک اچھے بیج کی ہے۔ یعنی

اچھی کھیتی تبھی پیدا ہوتی ہے جب بیج اچھا ہو ۔ اور کھیتی کے حقوق پورے کئے جائیں ۔ عورت کو معاشرہ میں اس کا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے اُسے جس چیز کی ضرورت ہے وُہ اس کو مہیا کی جائے ۔ تاکہ وہ ایک اچھی ماں بن سکے اُس کے دامنِ تربیت میں بچے عمدہ تربیت پائیں ۔ اور با اخلاق انسان بنیں ۔

حضور نے فرمایا ، قوّام ہونے کی حیثیت میں مرد کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ باہر نکل جائے ۔ اور اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے کما کر لائے ۔ عورت کا کام گھر سنبھالنا اور بچوّں کی تعلیم و تربیت کرنا ہے ۔ جس کے لئے اُسے خود دین کا علم ہونا ضروری ہے ۔ اگر وہ خود دیندار اور شائستہ مزاج نہ رکھتی ہوگی تو اولاد کی کما حقہٗ تربیت نہ کرسکے گی ۔ غرض میاں بیوی کی ذمّہ داریوں اور اُن سے بطریقِ احسن عُہدہ برآ ہونے کے لئے اسلام نے واضح تعلیم دی ہے ۔ اِسی طرح ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ کہہ کر ایک دُوسرے کی عزت احترام ، تقدس اور وقار قائم کرنے ہم دی گئی ہے ۔ جس طرح لباس انسان ستر کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس بنت کا باعث بنتا ہے اسی طرح خاوند اور بیوی کا رشتہ بھی ایک دُوسرے کی کمزوریوں کو ڈھانپنے اور اُن کی زینت کو بڑھانے اور عزّت اور وقار کو قائم کرنے کا ذریعہ ہے ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین فرد وُہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرتا ہے ۔ اور اس کے حقوق پورے کرتا ہے ۔ غرض اللہ تعالیٰ نے بحیثیت انسان عزّت اور احترام کا جو مرتبہ مرد کو دیا ہے ، ویسا ہی درجہ عورت کو بھی دیا ہے عورت کی عزّت اور احترام کرنا مرد کی ذمّہ داری ہے ۔ اسی طرح بیوی کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی مرد کی عزّت اور احترام کرے اور یک رنگ اور یک جان ہو کر زندگی گذاریں تاکہ اُن کے ماحول میں سکون اور اطمینان اور خوشحالی پیدا ہو ۔ اور اُن کے بچوّں پر بھی اچھا اثر پڑے ۔ وہ اچھی عادتیں اختیار کریں ۔ نیک تربیت حاصل کرکے اِسلامی معاشرہ کا بہترین وجود ثابت ہوں ۔

حضور نے فرمایا اگر کبھی میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے اور تلخی راہ پا جائے تو اسلام نے ابتدائی طور پر اس کے تدارک کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ میاں اور بیوی دونوں کی طرف سے ایک ایک ثالث مقرر کیا جائے جو دونوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کریں ۔ اس پر بھی اگر حالات نہ سُدھریں اور نباہ ممکن نہ رہے تو پھر طلاق یا خُلع کا حق دیا ہے ۔ جسے نہایت حزم واحتیاط اور عزّت و آبرو کے ساتھ استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے ۔

حضور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا بیرونِ مُلک خصوصًا انگلستان میں جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور بعض ازدواجی تنازعات کے پیشِ نظر مَیں چاہتا ہُوں کہ انگلستان میں بھی قضاء کا مستقل محکمہ قائم کر دیا جائے جس طرح مرکزِ سلسلہ کا محکمہ براہِ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرتا ہے اسی طرح یہاں بھی وہ براہِ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت کام کرے ۔ مَیں یہاں کے کسی دوست کو قاضی مقرر کر دوں گا ۔ تاکہ احبابِ جماعت اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے فیصلے پیار اور محبّت سے طے کر لیا کریں ۔ اور ازدواجی معاملات میں بھی اسلامی تعلیم پر عمل پیرا رہ کر اسلامی معاشرہ کا ایک عمدہ نمونہ بن جائیں ۔

شام کی سیر

مورخہ ۱۸ رجولائی شام چھ بجے حضور مع قافلہ NON SUCH (نان سچ) پارک میں سیر کے لئے تشریف لے گئے ۔ اس پارک کا ایک بڑا حصّہ wild ہے ۔ اصل پارک ایک پُرانی لیکن بہت وسیع عمارت کے سامنے واقع ہے ۔ اس خوبصورت پارک میں مور بھی تھے ۔ جو اس کے سبزہ زاروں ، درختوں اور پھُولوں کی رنگینیوں میں دلکشی اضافہ کر رہے تھے ۔ حضور نے یہاں خاصی دیر تک چہل قدمی فرمائی ۔ اس سیر میں مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ، مرزا لقمان احمد سلّمہ اللہ ، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ، اور چوہدری رشید احمد صاحب بھی شامل تھے ۔

اگلے روز حضور ایدہ اللہ مع قافلہ Magna Carta Memorial دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ۱۲۱۵ء میں پہلی دفعہ کنگ جان (King John) نے قانون کی حکمرانی میں علمِ آزادی بلند کیا تھا ۔ اور آزادی کا ایک دستور مرتّب کیا تھا ۔ یہ دستور جو کئی شقوں پر مشتمل ہے مع اصل (فوٹو سٹیٹ) ایک تختی پر آویزاں ہے ۔ اس یادگار کو امریکن بار ایسوسی ایشن نے قائم کیا ہے ۔ یادگار دیکھنے کے بعد یہاں قریب ہی دریائے ٹیمز کے کنارے حضور نے تھوڑی دیر تک چہل قدمی فرمائی ۔ اور پھر واپس مشن ہاؤس تشریف لائے ۔ اس روز مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ، مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ، صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب مع بیگم صاحبہ ، برادرم صلاح الدین ایوبی صاحب ، اور مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ بھی حضور کے ساتھ شریکِ سیر رہے ۔

یورپ کے ملکوں کا دورہ اور دُعا کی تحریک

۲۳ رجولائی کو حضور دن بھر بلکہ رات گئے تک اہم جماعتی اور دینی اُمور سرانجام دینے میں بے حد مصروف رہے ۔ درمیان میں بعض احباب کو حضور نے انفرادی ملاقات کا بھی شرف بخشا ۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کرکے پڑھائیں ۔ اور پھر احباب کو دُعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا صبح یورپ کے بعض ملکوں کے دَورہ پر روانگی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اِس دَورے کو خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ اِس سفر میں ایک تو اپنے مشنوں کا دَورہ کرنا ہے ۔ اور جن مُلکوں میں ابھی تک مشن قائم نہیں ہو سکے ۔ وہاں تبلیغی مراکز کے قائم کرنے کا جائزہ لینا ہے ۔ اور مساجد کے واسطے زمین حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی ہے ۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت یورپ کے باقی ملکوں میں بھی اسلام کی تبلیغ کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے مراکز کا قیام ضروری ہے ۔ اللہ تعالےٰ جماعتِ احمدیہ کی تعداد میں اور کام میں پھیلاؤ پیدا کر رہا ہے ۔ کسی زمانے میں ایک ہزار کی تعداد میں کتاب شائع کرنا مشکل تھا ۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں کتابیں شائع ہو رہی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ جماعت کے نفوس میں بھی برکت ڈالتا ہے اور اموال میں بھی برکت ڈالتا ہے ۔

حضُور نے فرمایا دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خیریت سے رکھے ۔ اور اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ یہاں بھی اور دوسرے مُلکوں میں بھی احبابِ جماعت خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہیں اور الٰہی فضلوں اور برکتوں کے مورد ٹھہریں ۔ اللہ تعالیٰ یورپ کے باقی ملکوں میں بھی تبلیغِ اسلام کی راہیں کھول دے اور اسلامی مراکز اور مساجد کے قیام میں روکیں دُور کر دے ۔ قرآن کریم کے تراجم کا کام خصوصًا فرانسیسی زبان میں ترجمہ قرآن کریم جلد شائع کرنے کے سامان پیدا ہوں ۔ انگریزی کے بعد فرانسیسی ترجمہ کی ضرورت کو بعض اسلامی اور افریقی مُلکوں میں بہت زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے ۔

ضمنًا حضُور نے لندن مشن کے متعلق بھی فرمایا کہ آئندہ پانچ دس سال کے بعد موجودہ مشن ہاؤس جماعت کی ضرورتوں کو پورا نہ کرسکے گا ۔ اللہ تعالیٰ اس کی توسیع کے سامان پیدا کرے ۔

(الفضل ۱۵ راگست ۷۸ء)

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ یو۔پی و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں ۔ اور وہ ساتھ ہی ضابطہ تشخیص بجٹ ۸۰ ۔ ۷۹ء کا کام بھی سرانجام دیں گے ۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت اور مبلغینِ کرام ان سے حسبِ سابق کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	ـ	ـ	۱۰ ۹/۷۸
امروہہ	۱۱ ۹/۷۸	۲	۱۳
سردار نگر	۱۲	۱	۱۴
بریلی	۱۴	۱	۱۵
شاہجہانپور ۔ لودھی پور ۔ کٹیا	۱۶	۲	۱۹
رخصت ۷ یوم (ایک ہفتہ)			
لکھنؤ	۲۶	۱	۲۷
گونڈہ	۲۷	۱	۲۸
فیض آباد	۲۸	۱	۲۹
بھدوہی ۔ بنارس	۲۹	۲	۱ ۱۰/۷۸
فتح پور ۔ بہوا ۔ دھن سنگھ پور	۱ ۱۰/۷۸	۲	۳
کانپور	۳	۲	۵
مودھا ۔ مسکرا	۵	۲	۷
راٹھ	۷	۲	۹

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
جھانسی ۔ بیڑ گاؤں	۹ ۱۰/۷۸	۱	۱۰
ننگلہ گھسو (براستہ آگرہ) ایٹہ	۱۰	۱	۱۱
مین پوری ۔ کھیڑہ	۱۱	۲	۱۳
صالح نگر	۱۳	۱	۱۴
ساندھن	۱۴	۱	۱۵
کوٹہ	۱۶	۱	۱۷
اودے پور	۱۷	۱	۱۸
جے پور (معظم آباد)	۱۸	۲	۲۰
دہلی	۲۰	۱	۲۱
میرٹھ (دباؤلی)	۲۲	۲	۲۴
انبیٹھہ	۲۴	۱	۲۵
بجو پورہ ۔ سہارنپور	۲۵	۱	۲۶
قادیان	۲۷ ۱۰/۷۸	ـ	ـ

جماعت احمدیہ کے ذریعہ سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ

لندن انٹرنیشنل کسر صلیب کانفرنس کے ذریعہ تمام دنیا کے مسلمانوں اور عیسائیوں پر اتمام حجت ہو گئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچ کر کشمیر میں فوت ہوئے

از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج مبلغ سپین

اگرچہ ۱۹۷۶ء سے خود یہاں کے ایک معروف جرنلسٹ ANDRIAS FABER KASER نے جب سے کتاب ہسپانوی زبان میں "مسیح زندہ رہے اور کشمیر میں فوت ہوئے" شائع کی ہے۔ اخبارات۔ ریڈیو۔ اور ٹیلی ویژن پر اس کا کافی پروپیگنڈا ہو چکا ہے چنانچہ ہسپانوی کیتھولک چرچ کے پاس سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ تھا کہ نعوذ باللہ یہ ایک پاگلوں والا خیال ہے۔ اور اس کے متعلق وہ تردید کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ چنانچہ ایک موقع پر بوڑھے پادری صاحب تقریر کر رہے تھے کہ مسیح مر کر زندہ ہو گئے اور تیسرے دن آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ چلے گئے۔ جب خاکسار نے یہ سوال کیا کہ حضرت مسیح نے تو پیشگوئی کی تھی کہ وہ یونس ہی کی طرح جس طرح وہ مچھلی کے پیٹ سے بچ کر زندہ نکل آئے تھے۔ ابن مریم بھی صلیب کی موت سے بچ جائے گا اس کے متعلق وہ صلیبی موت سے بچ کر فلسطین سے کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو لمبی عمر عطا کی۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی اور راستباز دل کی طرح مبارک زندگی گذارنے کے بعد فوت ہوئے" تو پادری صاحب اکھڑے ہوئے اور پہلے وہ اپنے ہاتھوں کو خوب اوپر تک لے گئے اور پھر ان کو زور سے نیچے گرا یا کہ "اگر یہ عقیدہ مان لیا جائے کہ مسیح صلیب سے بچ کر کشمیر میں جا کر فوت ہوئے تو عیسائی مذہب کی عمارت تو دھڑام سے نیچے گر جائے گی"۔

اس بوڑھے پادری نے حق کی بات کہہ دی تھی۔ یہ پادری صاحب کسی وقت قادیان بھی جا چکے تھے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات بھی کر چکے تھے۔

یقیناً ۲، ۳، ۴ جون ۱۹۷۸ء کے ایام تاریخ احمدیت میں خاص اہمیت کے حامل ہونگے کہ تمام دنیا پر مکمل طور پر اتمام حجت ہو گئی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ رسول تھے اور انہوں نے گزشتہ انبیاء کی طرح طبعی طور پر وفات پائی۔ عوام ہم سے دریافت کرتے تھے کہ اگر یہ حقیقت ہے کہ ابن مریم کی قبر سری نگر (کشمیر) میں ہے تو عیسائی تردید کیوں نہیں کرتے اس کا جواب یہی تھا کہ یہ ایک واضح اور روشن اور حق بات ہے کہ اس کا کوئی جواب ہی ان کے پاس نہیں ہے۔

اب پہلی بار کونسل آف چرچ آف انگلینڈ نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ وہ اس موضوع پر جماعت احمدیہ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فوراً ان کی دعوت کو قبول کر لیا ہے اور اس میں کیتھولک چرچ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ چنانچہ ہم نے بھی برٹش کونسل آف چرچز کی چٹھی اور سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ کا جواب شائع کر کے سپین کے اہم متعدد اخبارات، رسائل، کیتھولک چرچ کے تمام بشپس اور آرچ بشپس اور کارڈینل کو بھجوایا۔ اسی طرح سپین کے علمی اور سرکردہ افراد کو بھی بھجوایا ہے لیکن ابھی تک کیتھولک چرچ خاموش ہے چرچ کی یہ خاموشی احمدیت کی عظیم فتح اور چرچ کی شکست فاش کے مترادف ہے۔ اور اس طرح حق کی متلاشی اور سعید روحوں پر اس کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔

لندن کی کسر صلیب کانفرنس بفضل تعالیٰ اسلام کے عظیم غلبہ کا پیش خیمہ ہو گی۔ اور اسلام کی صداقت نہ صرف عیسائیت بلکہ دنیا کے تمام مذاہب قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حق کا بول بالا ہو گا۔ توحید حقیقی کے نور سے تمام دنیا منور ہو گی۔ اور تمام بنی نوع انسان حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کے غلاموں میں داخل ہو کر سرتاج انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے امن و سلامتی کا سانس لیں گے۔ اے خدا تو جلد اسلام کو غالب کر اور فتح عظیم عطا فرما۔ (آمین)

سفیر انڈونیشیا سے ملاقات اور تبلیغ احمدیت

مکرم خالد صاحب انڈونیشین جو مکرم مولوی عبدالستار خاں صاحب شاہد سے ہسپانوی زبان سیکھنے میں کلاس فیلو ہیں زیر تبلیغ ہیں اور مشن ہاؤس بھی تشریف لا چکے ہیں۔ اور وہ انڈونیشین سفارت خانے میں ملازم ہیں ان کے ذریعہ انڈونیشیا کے سفیر ہز ایکسی لینسی MR. BOEDIARDJO سے ملاقات کے لئے وقت لیا۔ چنانچہ ۱۷ کو ایک وفد کی صورت میں خاکسار۔ مکرم مولوی عبدالستار خاں صاحب شاہد۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب (ہسپانوی احمدی) مکرم عزیزم احسان الٰہی صاحب بشیر (میرے چھوٹے لڑکے) انڈونیشین سفارت خانے میں گئے۔ سفیر صاحب موصوف کو پہلے احمدیت سے متعارف کرایا۔ جس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ میں جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں۔ اور ہمارے ملک میں آپ کی جماعت کے تبلیغی مراکز ہیں۔ اور جماعت خدمت اسلام کا بہت اچھا کام کر رہی ہے

لندن انٹرنیشنل کانفرنس کے حالات کو گہری دلچسپی اور توجہ سے سنتے رہے۔ اور کہنے لگے کہ شاید یہی بات صحیح ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ہم تو یہی سنتے آئے ہیں کہ وہ صلیب پر نہیں چڑھے تھے۔ اور ایک مکان سے اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا کر لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک یہودی کو حضرت مسیح کی شکل دے دی تھی۔ اور یہودیوں نے اسے صلیب پر چڑھا کر مار دیا۔ اور اس طرح یہود تسلی پا گئے کہ مسیح کو صلیب کی موت مار دیا۔ صاحب موصوف کو بتایا کہ (یہودا) جس کو یہودیوں نے صلیب پر بقول آپ کے چڑھایا۔ وہ تو غدار تھا۔ اور ایک غدار کو ایک پاک نبی کی شکل دے دینا اللہ تعالیٰ کی ذات سے بعید ہے۔ وہ نعوذ باللہ ایسا ظلم نہیں کر سکتا۔ وہ شخص چیختا رہا ہو گا کہ میں مسیح نہیں۔ اور یہ شور پڑ گیا ہو گا۔ ایک بے گناہ نے کس طرح صلیبی موت کو قبول کر لیا اور ذرہ بھر بھی احتجاج نہ کیا۔ پھر مسیح موسوی کو آسمان پر دو ہزار سال تک زندہ رکھنے کا کیا فائدہ ہے جبکہ اس عقیدہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے اگر زندہ بھی رکھنا تھا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رکھتا۔ اور دوبارہ آسمان سے اتار دیتا۔ نیز موجودہ ترقی کے زمانہ میں یہ مضحکہ خیز بات ہے کہ آسمان میں تو زندگی کا قیام ممکن نہیں۔ آکسیجن غذا اور دیگر ضروریات زندگی کا ہونا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے اسی دنیا میں مہیا فرمائی۔

سفیر صاحب موصوف ہماری گفتگو کو خوش مزاجی اور شوق اور نہایت خوشی سے سنتے رہے۔ بعد میں انہیں قرآن کریم انگریزی اور دیگر کتب سلسلہ کا تحفہ پیش کیا گیا۔ جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کی نعمت سے نوازے (آمین)

نائیجیرین کمرشل اتاشی سے ملاقات اور تبلیغ احمدیت

نائیجیریا سفارت خانہ کے کمرشل اتاشی MR T. D. AGUDA کے گھر ملاقات کے لئے گئے۔ مکرم عبدالستار خاں صاحب شاہد اور ہسپانوی نو احمدی مکرم علی عبدالکریم صاحب بھی ساتھ تھے۔ وہاں پر نائیجیریا سفارت خانہ کے دو سیکرٹری بھی موجود تھے۔ ان کو پیغام احمدیت اور لندن کسر صلیب کانفرنس کی تفصیل بیان کی۔ مسٹر اگو دا نے خواہش ظاہر کی کہ ان کے بچوں کو قرآن کریم اور نماز کا سبق دیا جاتے۔ چنانچہ مکرم عبدالستار خاں صاحب شاہد نے انہیں کلاس دینی شروع کر دی ہیں۔

انڈیا سفارت خانے کے سیکرٹری و جاپانی دوستوں کو تبلیغ احمدیت

سفارت خانہ کے سیکرٹری MR. SHRI AMITAVE BANERJI نے مکرم مولوی عبدالستار خاں صاحب شاہد مبلغ سلسلہ کو اپنے گھر ایک دعوت پر بلایا۔ اور اپنے بعض جاپانی دوستوں کو بھی مدعو کیا۔ مکرم عبدالستار خاں صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعوت میں شامل چند افراد کو احمدیت سے متعارف کرایا۔ اور اسلام کی بنیادی تعلیمات بتائیں اور پڑھنے کے لئے سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔

مسلم سنٹر میں عرب سٹوڈنٹس کو تبلیغ احمدیت

ایک مرتبہ خاکسار اور مکرم مولوی عبدالستار خاں صاحب شاہد میڈرڈ کے مسلم سنٹر میں گئے عرب طلباء کو تبلیغ کی۔ قرآنی اور عقلی دلائل سے وفات مسیح کی وضاحت کی اور بتایا کہ جب قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا عیسیٰ انی متوفیک اور دوسری جگہ فرماتا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ از روئے قرآن وفات پا گئے ہیں۔ کیونکہ یہاں توفی کے معنی سوائے

وفات کے نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی دیگر متعدد آیات میں توفی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور جب اللہ فاعل ہو مفعول ذی روح ہو اور باب تفعّل ہو تو توفی کے معنی وفات کے ہی ہوتے ہیں۔

جب وہ اس کا جواب نہ دے سکے تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ پاکستان اور دوسرے عرب ممالک نے آپ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے اور سب علماء کا یہی فتویٰ ہے۔ اس پر خاکسار نے انہیں بتایا کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے جس کا اظہار زبان سے ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی کے دل پر فتویٰ نہیں لگا سکتا یہی وجہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک جنگ کے موقع پر جب ایک کافر کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابی پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا ھل شققت قلبہ۔ کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا۔

پھر خاکسار نے ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ہذا الامۃ کی حدیث پیش کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا تو حضور نے فرمایا۔ وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

کیا صحابہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت تھی کہ مسلمانوں کو کافر بنایا جائے یا کہ کافروں کو مسلمان بنایا جائے۔ ہماری مخالفت تو اس بات کا ثبوت ہے کہ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ کہ حق کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے۔ مفتری علی اللہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ باوجود شدید مخالفت کے جماعت احمدیہ کا شاہراہ ترقی پر گامزن ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ الٰہی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے بعد میں مسئلہ ختم نبوت پر بھی گفتگو ہوئی انہیں بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل میں وحی و الہام کی نعمت جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ساری صفات ازلی ابدی ہیں۔ اس لئے جیسے وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے پیارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں سے پیار و محبت کی گفتگو کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ .... (حٰمٓ السجدہ) سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام نے امتی اور ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا دروازہ ہم بھی بند سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کامل، مکمل اور عالمگیر اور دائمی شریعت ہے۔ اس میں ذرہ بھر تبدیلی بھی جماعت احمدیہ گناہ عظیم سمجھتی ہے۔ سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کی نبوت حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا عکس اور ظل ہے۔ جیسے شیشے میں کسی چیز کا عکس آ جاتا ہے۔ یا جیسے چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام نے اپنے آقا و متاع اور محبوب الہم سیدنا محمد کے آفتاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب نور اور روشنی حاصل کی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام چودھویں رات کے چاند یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نور لے کر دنیا کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لئے طلوع ہوئے ہیں۔ اور اب آپ کی جماعت کے ذریعہ قیام شریعت ہو رہا ہے۔ اور دنیا مسلم دلائل و براہین کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام کیا جا رہا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے جب تمام نوع انسان جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے نور سے منور ہو جائیں گے اور یہ جماعت نصرت و تائید الٰہی کے ساتھ بڑھتی چلی جائے گی کیونکہ اس کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے اپنے مبارک ہاتھ سے رکھی ہے۔

لیکن ایک صاحب جو ضَمٌّ بُکْمٌ اور عُمْیٌ کی طرح تھے یہی راگ گاتے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کا الہام اور وحی بند ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم فرمائے۔ آمین۔

تبلیغی دورہ جات

مکرم ڈاکٹر علی حسین صاحب

کیمپ تادون رساونکا (فرانس) سے اپنی اہلیہ کے ہمراہ سپین تشریف لائے۔ وہاں ہمارے دوستوں کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ گو ہماری جماعت میں شامل نہیں لیکن جماعت کی سرگرمیوں میں پورا حصہ لیتے ہیں جب انہیں کہا گیا کہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جائیں تو کہنے لگے چونکہ امام مکرم ہاشم خلیف صاحب خادم کیمپ تادون کی کوشش اور تبلیغ سے مجھے احمدیت کی صداقت کا علم ہوا ہے میں وہاں ہی جا کر بیعت کی سعادت حاصل کروں گا۔ تا وہ بھی اس خوشی میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ آمین

ان کے ساتھ غرناطہ اور قرطبہ جانے کا پروگرام بنا۔ مذہبی آزادی کے لئے کانسٹی ٹیوشن تو پاس ہو ہی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے لٹریچر تقسیم کر کے پیغام حق پہنچایا۔ قرطبہ کے عربی سٹوڈنٹ سنٹر میں گئے۔ طلباء اکٹھے بیٹھ کر باری باری قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور پریذیڈنٹ صاحب تفسیر بیان کرتے تھے اتفاق سے سورہ جمعہ کی تلاوت ہو رہی تھی۔ مجھے بھی کہا گیا کہ تلاوت قرآن کریم میں آپ بھی شامل ہو جائیں۔ جب میں نے اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی تلاوت کی تو ان سے پوچھا کہ یہ آخرین کون ہیں؟ تو کہنے لگے کہ تابعین اور تبع تابعین۔ میں نے کہا آخرین سے مراد تو مہدی علیہ السلام کی جماعت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت سلمان فارسی بھی مجلس میں موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ شریف) اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے یعنی زمین سے اٹھ جائے تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لائیں گے یعنی آخرین سے مراد ابناء فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے۔ اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ کا درجہ پائیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فارسی الاصل ہیں۔ رِجَالٌ[1] کا لفظ پیشگوئی کی عظمت اور شوکت کو دوبالا کرتا ہے۔ آپ کے بیٹے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ موعود بیٹے تھے اور الٰہی پیشگوئی اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ نَافِلَۃً لَّکَ کے مطابق ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر سید علی حسین صاحب نے یہ حدیث بھی پیش کی کہ آخرین منھم کی ایک علامت اس حدیث سے بھی ثابت ہے۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ مَآ اَتٰی عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰٓی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَّنْ اَتٰٓی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْٓ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ۔ وَاِنَّ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔"

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ہذا الامۃ)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے۔ جن میں ایسی مطابقت جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا کہ بتائیں کہ وہ ناجی فرقہ کونسا ہے۔ اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا کیونکہ حاضرین مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ وہاں صدر صاحب نے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم احمدی جماعت کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ یہ بھی ان کی شرافت ہے جبکہ متعصب اور جاہل مخالف ہمیں غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔

ایک مرتبہ ہمارے نومسلم سپینش احمدی مکرم عبدالکریم صاحب بارسلونا کے مسلم عرب سٹوڈنٹ سنٹر میں تشریف لے گئے۔ پہلے تو جملہ طلباء ان سے مل کر بہت خوش ہوئے کہ ایک سپینش نوجوان نے اسلام قبول کیا ہوا ہے۔ جب باتوں باتوں میں انہیں پتہ چلا کہ وہ احمدی مسلمان ہیں تو ان کے تیور بدل گئے اور کہنے لگے کہ آپ کا جماعت احمدیہ سے کیا تعلق ہے وہ تو سب مسلمانوں کے نزدیک کافر ہیں۔ مکرم عبدالکریم صاحب نے جواب دیا کہ میں پہلے عیسائی تھا۔ پھر جماعت کے ذریعہ مجھے اسلام کی صداقت کا علم ہوا۔ اور پھر تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اسلام ہی سچا اور زندہ مذہب ہے اور آپ کہتے ہیں کہ احمدی مسلمان نہیں حالانکہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی میں نے اسلام کی عظیم نعمت حاصل کی ہے۔ اس پر طلباء کہنے لگے کہ احمدی تو انگریز کے ایجنٹ ہیں۔ ہمارے بھائی نے جواب دیا کہ میں نے ہمیشہ احمدیوں کو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی اور مخلص پایا ہے اور وہی حقیقی اور سچے مسلمان ہیں جو پورے اخلاص سے خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ وہ انگریزوں کے ایجنٹ نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایجنٹ ہیں۔ عرب طلباء اس جواب سے بڑے شرمندہ ہوئے اور خاموش ہو گئے۔ اور یہ بات ہمارے نومسلم بھائی کے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔

میڈرڈ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک شہر ALCOBENDA جانے کا موقعہ ملا۔ مکرم عبدالستار خان صاحب بھی ساتھ تھے۔ وہاں ایک پلیس آف میئر اور بلدیہ کے ارکان کو لٹریچر تقسیم کرنے اور پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ اسی طرح مکرم عبدالستار خان صاحب کو TOREJON اور طلیطلہ جا کر لٹریچر تقسیم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

میڈرڈ شہر میں کثرت سے لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ سپین کی مختلف یونیورسٹیوں کے سینکڑوں پروفیسروں کو "لائف آف محمدؐ" "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" اور "حرف انتباہ"

[1] ایک روایت میں "رجل" کا لفظ بھی آیا ہے کہ اور جماعت کے دوسرے خلیفہ تھے

بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔

تبلیغی خطوط

تقسیم لٹریچر کے نتیجہ میں بعض لوگوں نے بذریعہ خطوط مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ انہیں تبلیغی خطوط کے ذریعہ جواب دیئے گئے اور سلسلہ کی کتب بھی بھیجی گئیں۔

مسٹر SABINO ANDRES کو NICARAGUA کے دارالخلافہ MANAGUA سے خط ملا۔ ان کو احمدیت کا لٹریچر بھیجا گیا۔ انہوں نے وہ لٹریچر پڑھ کر پسندیدگی اور دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ ان سے باقاعدہ رابطہ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد احمدیت کی نعمت سے نوازے۔ اور اس ملک میں بھی احمدیت کا بول بالا ہو۔ (آمین) قرطبہ اور ملاغہ سے بھی خطوط موصول ہوئے۔ ان کے جواب میں بھی سلسلہ کی کتب بھیجی گئیں۔

مراکش کے شہر TANGER سے سید الطاف احمد شاہ صاحب کا خط ملا۔ انہیں عربی اور سپانوی لٹریچر بھجوایا۔

سپین کے ایک صوبہ BARCELONA (بارسلونہ) سے احمدیت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط موصول ہوئے۔

میڈرڈ کے ریلوے سٹیشن پر جاکر دور دراز علاقوں کی طرف جانے والی گاڑیوں کے مسافروں میں ٹریکٹ تقسیم کئے اور اس طرح مختلف شہروں مثلاً قرطبہ، غرناطہ، تاریس، اشبیلیہ، Valencia اور مرسیا کے مسافروں تک پیغام احمدیت پہنچ گیا۔

مشن ہاؤس تشریف لانے والے احباب

مکرم محمد اسلم صاحب بمعہ اہلیہ

زنجبار (افریقہ) اور پانچ بچوں کے مشن ہاؤس ملاقات کے لئے آئے۔ نیز مکرم ڈاکٹر فضل حسین صاحب جن کا جماعت احمدیہ کیپ ٹاؤن (ساؤتھ افریقہ) سے گہرا تعلق ہے تشریف لائے۔ آپ بھی ہمراہ ساؤتھ افریقہ سے سیر و تفریح کے سلسلہ میں سپین تشریف لائے۔ ان کی فیملی نے احمدیت کے متعلق دلی شوق اور اخلاص سے معلومات حاصل کیں۔ خدا تعالیٰ ان کے بچوں نے اللہ تعالیٰ ان کے سارے خاندان کو جلد احمدیت کی نعمت عطا فرمائے۔

سپین کے مقامی باشندوں کے علاوہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد مشن ہاؤس تشریف لاتے رہے جنہیں پیغام احمدیت پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح مکرم عبدالستار خان صاحب اپنے سپانوی کلاس کے دوستوں جن کا تعلق سوڈان، عراق، ہندوستان، انڈونیشیا، فرانس، انگلستان، اور جرمنی سے ہے انہیں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ اور ان میں سے بعض دوست مشن ہاؤس بھی آئے اور انہیں

سلسلہ کا مزید لٹریچر برائے مطالعہ دیا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے۔

ہمارے نومسلم سپینش احمدی بھائی مکرم عبدالکریم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ذہین ہیں۔ اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر لیا ہے اب قرآن سیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح نماز اور دیگر اسلامی مسائل بڑی دلچسپی سے سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مخلص و فدائی احمدی بنائے۔ آمین۔ مکرم عبدالکریم صاحب اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ بھی کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے سپینش بھائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب بھی نماز و دیگر اسلامی مسائل سیکھ رہے ہیں۔

مکرم عبدالستار خان صاحب انگلینڈ احمدی بھائی محمد رشید اللہ (پرتگال) جو میڈرڈ میں رہتے ہیں۔ ان کے گھر گئے۔ اسی طرح دو دوست ایک سپینش لیڈی عبداللہ صاحبہ کے گھر بھی گئے۔ اور تبلیغی و تربیتی پہلوؤں پر گفتگو کرتے رہے۔ اور خلافت کے بارے میں انہیں قرآن و حدیث کی تعلیمات بتائیں اور انہیں مشن ہاؤس بار بار آنے کی ترغیب دی۔ مکرم عبدالاحد صاحب سپینش احمدی کے گھر تین سپینش عیسائی طلباء کو مکرم عبدالستار خان صاحب نے توحید الٰہی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مسیح پاک علیہ السلام کی آمد کے بارے میں تبلیغ کی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے قرآنی آیات کا لفظی ترجمہ پڑھایا جاتا ہے اور تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ نمازوں کے بعد ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا درس دیا جاتا ہے۔ خدام کے دو اجلاس کروائے گئے۔

درخواست دعا

احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ملک کے باشندوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ حقیقی طور پر ہر قسم کی مصیبتوں اور دکھوں کا علاج صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے اور یہ لوگ جلد اسلام کی پیاری اور کامل تعلیم کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں حقیقی اطمینان اور تسلی حق کی روحانی زندگی نصیب ہو۔ آمین اللہم آمین۔

خاکسار کے بیٹے سے بیاہی ہوئی ہے اور اپنے ایک بیٹے عزیز فاروق احمد کو مرحوم نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان میں بھجوایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد قادیان

مالی ذمہ واریاں!

محض اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہندوستان کی جملہ جماعتیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق ان مالی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی خاطر محو عمل ہیں۔ جو اس زمانہ کے مامور اور مرسل پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں لیکن ابھی ضرورت ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو اور آگے بڑھائیں۔ اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنی جدوجہد کو اور تیز کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ دین اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مقدر ہو چکا ہے اور وہ گھڑی قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:-

مفت است ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

ترجمہ:- اے بھائی تجھے تو امداد کرنے کا ثواب مفت میں دیا جا رہا ہے ورنہ یہ آسمانی فیصلہ ہے جو ہر حالت میں جاری ہوگا۔

پس میری تمام عہدیداران جماعت اور مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ موجودہ مالی سال کی مالی ذمہ داریوں کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ فرماویں تا سونی صد بجٹ کی وصولی کے ساتھ ساتھ بقایا جات بھی وصول ہو جائیں۔

کریما صد کرم کن بر کسے کہ ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا (مسیح موعود)

ترجمہ:- اے کریم خدا اس شخص پر بے شمار مہربانیاں کر جو دین کا مددگار ہو۔ اور اگر کسی وقت کوئی آفت آ پڑے تو تو اس کی مصیبت دور کر دیجو۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۳-۷-۷۸ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرمہ زینت السلام صاحبہ بی۔ ایس۔ سی بنت مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب بنارس کے نکاح کا اعلان مکرم عتیق الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس۔ سی ولد جناب عزیز احمد صاحب ساکن مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ یو۔ پی کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

اس نکاح کی خوشی میں مکرم عتیق الرحمٰن صاحب اور لڑکی کے بھائی مکرم منظر السلام صاحب نے اعانت بدر، شکرانہ فنڈ اور درویش فنڈ میں پچاس روپے ادا فرمائے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

۲۔ مورخہ ۱۳ جولائی ۷۸ء کو خاکسار نے محترمہ سارہ بی بیگم صاحبہ منظر بنت مکرم عبدالغفور صاحب مرحوم اتیاپور کا نکاح مکرم عبدالرسول صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب (مرحوم) ڈیوڈرگ کے ساتھ بعوض مبلغ -/۱۰۰۱ روپے حق مہر پڑھایا۔ غیر مسلم و غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اور اسی دن شام رخصتی بھی عمل میں آئی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے باعث برکت بنائے۔ آمین۔

فریقین کی طرف سے شکرانہ فنڈ، شادی فنڈ، اعانت بدر اور درویش فنڈ میں چندہ ادا ہوا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار محمد عمر تیاپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ زون تیاپور

۳۔ مکرم مولوی احمد صادق صاحب صدر و مربی بنگلہ دیش انجمن احمدیہ نے میری بیٹی فاطمہ بیگم کا نکاح مکرم چوہدری شاہ احمد صاحب ناصر ابن مکرم و محترم چوہدری عبدالمتین آف بنگلہ دیش کے ساتھ مورخہ ۱۲-۶-۷۸ کو پڑھایا ہے۔ میں نے مبلغ -/۱۵ روپے اعانت بدر ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار رضاء الدین عملدار

وفات مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ مکرم نظام الدین صاحب خسر ماسٹر مشرق علی صاحب مورخہ ۱۱ اگست ۷۸ء بروز شب ۱۲ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۶۵ء میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں سنا اور انہیں کے ذریعہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ آپ بہت ہی مخلص احمدی تھے اس وقت سے لیکر اب تک جماعت کی ہر طرح خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ جماعت احمدیہ ڈانگٹا پاڑہ کے جنرل سیکرٹری تھے آپ ہر ایک سے اور خصوصاً افراد جماعت سے بہت محبت اور اخلاص سے پیش آتے تھے۔ مرحوم کی ایک بچی مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ...

فہرست معتکفین حضرات

امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں قادیان کی مرکزی مساجد میں مندرجہ ذیل احباب وخواتین اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادات قبول فرمائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش (امیر المعتکفین)
۲۔ ″ بشیر احمد صاحب بانگرون (نائب امیر)
۳۔ ″ حاجی فدا بخش صاحب درویش
۴۔ ″ سردار محمد صاحب درویش
۵۔ ″ صوفی غلام احمد صاحب درویش
(۶) ″ سلطان احمد صاحب گجراتی ابن مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش
۷۔ ″ محمد یعقوب صاحب وادیہ ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش
۸۔ ″ رشید احمد صاحب گجراتی ابن مکرم عزیز احمد صاحب گجراتی درویش مرحوم
۹۔ ″ نعیم احمد صاحب عارف ابن مکرم محمد احمد صاحب عارف درویش
۱۰۔ ″ اسمٰعیل احمد صاحب ابن مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش
۱۱۔ ″ مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش
۱۲۔ ″ فضل الرحمن صاحب درویش
۱۳۔ ″ عبد العزیز صاحب اختر ابن مکرم عبد السلام صاحب درویش

معتکفات مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرمہ حسنی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش
۲۔ ″ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش
۳۔ ″ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب درویش بہاولپوری
۴۔ ″ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش
۵۔ ″ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد القدیر صاحب درویش
(۷) ″ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب درویش
(۸) ″ رفیعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شریف احمد شیخوپوری
۹۔ ″ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈوگر
۱۰۔ ″ امۃ السلام قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم درویش
۱۱۔ ″ عظیم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم جہاد ارخاں صاحب درویش۔

معتکفین مسجد مبارک

۱۔ حضرت نعمانی الدین صاحب صحابی (امیر المعتکفین)
۲۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ (نائب امیر)
۳۔ ″ بشیر احمد صاحب ... درویش
۴۔ ″ غلام قادر صاحب گجراتی درویش
۵۔ ″ حمید احمد صاحب شیخ آف چنیوٹ
۶۔ ″ محمد یوسف صاحب گجراتی درویش
۷۔ ″ محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی سابق درویش آف چنیوٹ۔
۸۔ ″ نسیم احمد صاحب آف افریقہ (جامعہ احمدیہ ربوہ)
۹۔ ″ حاجی عبد القیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ
۱۰۔ ″ میاں فتح دین صاحب گجراتی (مہمان)
۱۱۔ ″ چوہدری محمد سعید صاحب لکھنؤ ابن لف چوہدری مصطفیٰ احمد صاحب درویش
۱۲۔ ″ ناصر احمد صاحب بہادر ابن مکرم مستری محمد الدین صاحب درویش
۱۳۔ ″ بشارت احمد صاحب کوثر ابن مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش
۱۴۔ ″ رشید احمد صاحب ملکانہ
۱۵۔ ″ نور الدین صاحب غالب آف کلکتہ
۱۶۔ ″ محمد اکبر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد
۱۷۔ ″ سید بشارت احمد صاحب ابن مکرم سید بدر الدین صاحب
۱۸۔ ″ چوہدری سعید احمد صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ
۱۹۔ ″ مرزا محمود احمد صاحب درویش
۲۰۔ ″ عبد الرشید صاحب نیاز درویش

۴۴ ۔ درخواست دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کی بیہ کامیابی اس کے لئے ہر طرح بابرکت ہو۔ اور اس کا مستقبل روشن ہو۔ آمین۔
خاکسار ۔ حضرت اللہ اسگھر صدر جماعت احمدیہ بمبئی۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (منیجر)

اخبار قادیان

• ـــــ محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقا پوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر مورخہ ۹ کو چند روز کے لئے اپنے علاج کے سلسلہ میں لدھیانہ تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• ـــــ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بعد نماز ظہر تا عصر درس القرآن کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۱ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے۔ مورخہ ۲۲ و ۲۳ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے۔ مورخہ ۲۴ و ۲۵ کو مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے اور مورخہ ۲۶ تا ۲۸ کو مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ مورخہ ۲۹ سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی درس دیں گے۔

• ـــــ مرزا مظفر احمد ناصر ابن مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش چند روز سے زیادہ بخار کے باعث بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

• ـــــ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ تاحال امرتسر کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قدرے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

• ـــــ مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش کی بہو (مکرم عنایت الٰہی خاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ) نسوانی عوارض کے سبب بیمار ہیں۔ تکلیف زیادہ ہو جانے کے باعث مورخہ ۲۸ کو سول ہسپتال بٹالہ لے جایا گیا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ولادت

مورخہ ۱۲ کو مکرم عبد الشکور صاحب جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ مکرم عبد الشکور صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر ۱۰/- روپے شادی فنڈ اور مبلغ ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں زچہ بچہ کی صحت وسلامتی اور بچی کے نیک وصالح ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔　　خاکسار محمد فاروق مبلغ بمبئی۔

درخواستہائے دعا

احباب دعا فرمائیں (۱) مکرم عبد الرشید صاحب لندن کے بیٹے سخت بیمار ہیں (۲) مکرم محمد احمد صاحب بھٹو انگلستان ملازمت کے بارے پریشان ہیں صحت بہت خراب ہے (۳) مکرم سید بشیر احمد صاحب انگلستان کے ایک بیٹے ملازمت کے لئے کوشاں ہیں۔ دوسرے بیٹے سید وسیم احمد صاحب ایس پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔ اور اہلیہ بیمار ہیں (۴) مکرم شاکر بشیر احمد صاحب لندن کے نواسے کی صحت وبرکت والی عمر کے لئے۔ نیز اپنے بڑے لڑکے کے میڈیکل میں داخلہ کی کامیابی کے لئے۔ (۵) مکرم علی احمد صاحب کلکتہ کے ایک مخلص دوست ہیں۔ اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ ان کے والد محترم وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اس کی وجہ سے بھاری کام کا بوجھ یکدم ان پر آ پڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو صبر وسکون عطا کرے۔ اور مکرم علی احمد صاحب کو کام کے بخوبی چلانے کی توفیق دے۔　　خاکسار ملک صلاح الدین قادیان۔

خاکسار کئی روز بیمار رہنے کے بعد کچھ تندرست ہوا ہے۔ لیکن تاحال کمزوری بہت ہے۔ اسی طرح میری بڑی بچی کو امرتسر کالج میں بی ایڈ میں داخلہ مل گیا ہے۔ احباب میری کامل صحت اور عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار محمد مہر علی درویش

اخبار الفضل کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔　　خاکسار مرزا منور احمد درویش

جماعت احمدیہ گلبرگہ کے صدر مکرم غلام محی الدین صاحب نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اس کام کے بابرکت ہونے کے لئے نیز خاکسار کے ایم۔ اے کے امتحان میں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔　　خاکسار عبد الحکیم سیکرٹری مال گلبرگہ۔

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ بشریٰ سلطانہ بنت اصغر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی۔ اے دوم میں کامیاب ہو کر ... میں زیر تعلیم ہے۔ احباب دعا کریں ... خاکسار ...

اسلامی ایشیائی کانفرنس کراچی کی قراردادوں پر ایک نظر!

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اس موقف میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زبردست کامیابی اس بات سے ظاہر ہے کہ آج مصر کی ازہر یونیورسٹی کے علماء نے ان تشریحات و تاویلات کو حرف بحرف درست تسلیم کر لیا ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے وفاتِ مسیحؑ کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیات سے پیش کی تھیں۔ مگر علماء کا وہ طبقہ جو کراچی کی ایشیائی کانفرنس میں شریک ہوا وہ اب بھی مَیں نہ مانوں، مَیں نہ مانوں کی رٹ لگا رہا ہے!! فرمائیے غلطی پر کسے کہا جائے گا!؟ علماء حضرات کی غلطی کا یہ اقرار قرآنی آیت ما قتلوہُ و ما صلبوہُ ولٰکن شُبِّہ لہم — اور — بل رفعہُ اللّٰہ الیہ (سورۃ النّساء آیت نمبر ۱۵۸، ۱۵۹) کا صحیح مطلب نہ سمجھ سکنے میں ہے۔ اور تعجّب تو یہ ہے کہ غلطی خود علماء کی ہے جو غلط تاویل اور تشریح کر رہے ہیں۔ مگر اُن کی دیدہ دلیری ملاحظہ ہو کہ غلط اور لغو تاویل کا الزام جماعتِ احمدیہ پر لگا رہے ہیں۔ یا للعجب!!

۲۔ یہی حال علماء کے مَبلغِ علم کا اُس وقت سامنے آتا ہے جب سُورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا صریح ذکر ہے۔ حضورؐ کی پہلی بعثت تو اُمّیوں میں حضورؐ کے اپنے وجود باجُود سے ہوئی۔ اب دُوسری بعثت کے بارہ میں آیاتِ قرآنیہ کی اگر ایسی تشریح اور توضیح کی جاتی ہے جو صحیح بخاری کے الباب التفسیر میں ابوہریرہؓ کی روایت سے بالکل مطابقت رکھاتی ہے۔ اور اس کی رُو سے آخری زمانہ میں حضور کی نیابت میں امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی بعثت کا مسئلہ صاف ثابت ہوتا ہے تو پھر کس بناء پر اس تاویل اور تشریح کو کوئی معقول انسان لغو اور غلط قرار دے سکتا ہے۔ ہے کوئی مولوی صاحب جو اس کا معقول اور با دلائل جواب دے سکے؟

۳۔ پھر علماء نے جو قرآن کریم میں نسخ کا مسئلہ گھڑ رکھا ہے، کیا یہ لغو اور غلط نہیں؟ اس کے بالمقابل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ببانگِ دہل اعلان کیا کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ فرمائیے! کیا اِس کو لغو اور غلط تشریح کہو گے؟

۴۔ اسی طرح یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ اُمّتِ محمّدیہ خیرِ اُمّت ہونے کے باوجود حضورؐ کے کسی اُمّتی کو بقول علماء حضرات یہ مقام نہیں مل سکتا کہ وہ اُمّتِ محمّدیہ کی اصلاح کا اہم فریضہ سرانجام دے سکے۔ علماء کی یہ تشریح اور تاویل کہاں تک درست اور معقول مانی جائے کہ ایک فوت شدہ اسرائیلی نبی حضرت مسیح علیہ السلام کو جنّت سے واپس بلا کر اُس سے اُمّتِ محمّدیہ کی اصلاح کا کام لیا جائے۔ کیا یہ بات اُمّتِ محمّدیہ کے لئے قابلِ شرم نہ ہوگی؟ اس کے بالمقابل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات پیش کی کہ اُمّتِ محمّدیہ کی بڑائی اسی میں ہے کہ اس اُمّتِ مرحومہ کا ہی ایک فرد اس مقام پر فائز ہو اور اصلاحِ اُمّت کا کام کرے۔ اسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی اور مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔

۵۔ اسی طرح دجّال اور یاجوج ماجوج کی جو تشریح و توضیح حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دُنیا کے سامنے پیش کی اس کے بالمقابل عصرِ حاضر کے علماء جو تاویلات بیان کرتے ہیں وہ بجائے خود نہایت درجہ مضحکہ خیز اور غیر معقول ہیں۔ اِن تشریحات کو سُن کر کوئی بھی غیر مُسلم اسلام کا گرویدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تشریحات پڑھ کر اور سُن کر معقولیت پسند اس سے نہ صرف لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ جن اقوام پر ان باتوں کو چسپاں کیا جاتا ہے اُن میں یہ سب علامات پائی جاتی ہیں۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ نت نئے ظاہر ہونے والے عُلوم و فنون اِن تشریحات کی تائید و توثیق کرتے ہیں۔ کیا اِن حالات میں علماء کا فتویٰ بجائے خود غلط اور لغو قرار پایا، یا نہ؟

اِس طرح کی اَور بہت سی باتیں ہیں۔ جو یہاں بیان کی جا سکتی ہیں لیکن ہم انہیں چند باتوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اور ہر سنجیدہ مزاج سعید الفطرت بھائی سے درخواست کرتے ہیں کہ معقولیت کی نظر سے اِن باتوں کا موازنہ کریں اور دیکھیں کہ کراچی میں جمع ہونے والے علماء نے ان قراردادوں کو منظور کر کے اسلام کی کیا خدمت کی ہے؟ اور کلمہ گو جماعت کو ملحد اور غیر مُسلم قرار دینے میں یہ لوگ کہاں تک حق بجانب ہیں!!

فتدبّروا یا اُولی الالباب ۞

◎

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر انسپکٹر بیت المال

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۱۰/۹/۷۸ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ تشخیص بجٹ برائے سال ۸۰-۷۹ء کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ جملہ عہدیداران و مبلغین کرام موصوف کے ساتھ حسبِ سابق تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد - قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۰/۹/۷۸	مینگلور - موگرال - اُلال منجیشور	۲۹/۱۰/۷۸	۴	۲/۱۱/۷۸
بمبئی	۱۲/۹/۷۸	۴	۱۶	پینگاڈی	۲/۱۱/۷۸	۲	۴
عثمان آباد	۱۷	۱	۱۸	کینانور - کڈلائی	۴	۳	۷
حیدر آباد و سکندر آباد	۱۹	۸	۲۷	کوڈالی	۷	۱	۸
چنداپور - کاماریڈی	۲۷	۱	۲۸	کالیکٹ	۸	۳	۱۱
عادل آباد	۲۹	۱	۳۰	کوڈیاتھور	۱۱	۱	۱۲
شادنگر	۱/۱۰/۷۸	۱	۲/۱۰/۷۸	کالیکٹ	۱۲	۱	۱۳
جڈچرلہ	۲	۱	۳	منارگھاٹ	۱۳	۱	۱۴
محبوب نگر	۳	۱	۴	کیبرولائی	۱۴	۱	۱۵
پینٹہ کُنٹہ	۴	۲	۶	پتھاپیریم	۱۵	۱	۱۶
وڈمان	۶	۱	۷	موریاکتی	۱۶	۱	۱۷
اونکور	۷	۱	۸	الانلور	۱۷	۱	۱۸
یادگیر	۸	۳	۱۱	آترا پورم	۱۸	۱	۱۹
تیماپور	۱۱	۱	۱۲	کروناگاپلی	۱۹	۲	۲۱
دیودرگ	۱۲	۱	۱۳	ترونذرم	۲۱	۱	۲۲
بلاری	۱۴	۱	۱۵	کوٹار	۲۳	۱	۲۴
ہسپلی	۱۶	۱	۱۷	ستان کولم	۲۴	۱	۲۵
سوروب	۱۷	۱	۱۸	شنکرن کوئل	۲۵	۱	۲۶
ساگر	۱۸	۱	۱۹	میلاپالیم	۲۶	۱	۲۷
شیموگہ	۱۹	۱	۲۰	مدراس	۲۸	۵	۲/۱۲/۷۸
بنگلور	۲۱	۴	۲۵	آتارسی	۵/۱۲/۷۸	۱	۶
مرکرہ	۲۶	۲	۲۸	قادیان	۹/۱۲/۷۸	-	-

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ہے
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور ۞

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انشاء اللہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع **مورخہ ۵-۶ اکتوبر** بروز جمعرات و جمعۃ المبارک منعقد ہوگا۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ قبل از وقت اجتماع کی پوری تیاری کی جاسکے۔

(الف) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت چندہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے اخراجات کا اندازہ لگایا جاسکے۔

(ب) قائدین حضرات اجتماع میں شرکت کے لئے اپنے اپنے نمائندے بھجوانے کی ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

(ج) اجتماع سے قبل اپنی اپنی مجالس کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ اجتماع کے موقعہ پر کارگذاری کا جائزہ لیا جاسکے۔

(د) نمائندگان مجالس کا مورخہ ۴ اکتوبر کی شام تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔

دینی امتحان

جیسا کہ متعدد بار اخبار بدر کے ذریعہ مطلع کیا جاچکا ہے کہ خدام کے علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے امسال سے دینی امتحان کا سلسلہ بھی جاری کیا ہے۔ اور بذریعہ سرکلر جملہ مجالس کو قبل از وقت اس سے آگاہ بھی کیا جاچکا ہے اور جن جن مجالس نے نصاب سے متعلق کتب منگوائی ہیں انہیں بھیجی بھی جاچکی ہیں اور مزید بھیجی جارہی ہیں۔ لہذا قائدین حضرات مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں:۔

(الف) دینی امتحان برائے خدام و اطفال مورخہ ۱۷ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

(ب) امتحان میں جملہ خدام و اطفال کی شرکت ضروری ہے۔

(ج) خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کردیا جائے گا۔

(د) بعد امتحان ۲۵ ستمبر کو جملہ پرچہ جات بذریعہ رجسٹری مرکز میں بھجوا دیئے جائیں تاکہ اجتماع سے قبل پرچہ جات چیک ہوسکیں اور نتائج کا اعلان کیا جاسکے۔

(ہ) اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ اڑیہ۔ ملیالم میں جوابات تحریر کئے جاسکتے ہیں۔

(و) اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا لہذا قائدین حضرات اپنی اپنی سہولت کے پیش نظر اس کا انتظام فرمالیں۔ اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے آگاہ فرمائیں۔ تاکہ نتائج کا اعلان کیا جاسکے۔ کل نمبرات ۱۰۰ ہوں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

افسوس! محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد وفات پاگئے

قادیان ۲۸ اگست ۱۹۷۸ء نہایت ہی رنج و غم سے یہ خبر دی جارہی ہے کہ محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی آج رات ۹½ بجے کے قریب حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث اچانک وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کئی ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ اور کافی کمزوری محسوس کرتے تھے۔ آج عشاء کی نماز کے معاً بعد طبیعت اچانک خراب ہوئی اور ڈاکٹر کے پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالے کو پیارے ہوگئے۔ احباب چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم مغفرت اور بلندی درجات اور ان پسماندگان کے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۱۶۰)

پروگرام دورہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور انسپکٹر بیت المال

جملہ جماعت ہائے احمدیہ شمالی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۱۰ ۹/۷۸ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ فرمارہے ہیں۔ موصوف اس دورہ میں تشخیص بجٹ برائے سال ۸۰-۱۹۷۹ء کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام ان سے پورا پورا تعاون فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۹/۷۸	کٹک	۳۱	۱	۱ ۱۱/۷۸
آرہ	۱۱ ۹/۷۸	۱	۱۲	برہم پور	۱ ۱۱/۷۸	۱	۲
اردل	۱۲	۱	۱۳	سرلو نیا گاؤں	۲	۱	۳
گیا	۱۳	۱	۱۴	سونگھڑہ۔ براستہ کٹک	۳	۲	۵
پٹنہ	۱۴	۱	۱۵	کیندراپاڑا	۵	۱	۶
مظفر پور	۱۵	۱	۱۶	چودوار	۶	۱	۷
بھرت پور سیوان	۱۶	۱	۱۷	کرڈاپلی	۷	۲	۹
مونگھیر براستہ مظفر پور	۱۸	۱	۱۹	پنکال	۹	۲	۱۱
خانپور ملکی	۱۹	۳	۲۲	کوٹ پلہ	۱۱	۱	۱۲
بلاری	۲۲	۱	۲۳	کٹک	۱۲	۱	۱۳
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۳	۳	۲۶	بسنتہ۔ پردہ	۱۴	۲	۱۶
پکوڑ	۲۷	۱	۲۸	روڑکلہ براستہ سنبل پور	۱۷	۲	۱۹
بھاگلپور	۲۸	۱	۲۹	کلکتہ	۲۰	۲	۲۲
رانچی سملیہ	۳۰	۲	۲ ۱۰/۷۸	بالیشہ	۲۲	۱	۲۳
جمشید پور	۲ ۱۰/۷۸	۲	۴	بنگلہ	۲۳	۱	۲۴
دولی بنی۔ موجھنڈار	۴	۴	۸	ہوگلہ	۲۴	۱	۲۵
کلکتہ	۹	۷	۱۶	ڈائمنڈ ہاربر	۲۵	۱	۲۶
کھڑک پور	۱۶	۱	۱۷	کیسیرا	۲۶	۱	۲۷
سورو	۱۷	۲	۱۹	کلکتہ	۲۷	۱	۲۸
بھدرک	۱۹	۱	۲۰	بھرت پور۔ ابراہیم پور	۲۹	۲	۱ ۱۲/۷۸
کٹک	۲۰	۲	۲۲	تالگرام۔ رائےگرام	۱ ۱۲/۷۸	۱	۲ ۱۲/۷۸
بھبنیشور	۲۲	۱	۲۳	کیتھا۔ سندرپور	۲	۱	۳
خوردہ۔ کیرنگ	۲۳	۵	۲۸	گاتلہ	۳	۱	۴
رنگاؤں	۲۸	۱	۲۹	کلکتہ	۵	۲	۷
نانکا گوڑا	۲۹	۱	۳۰	قادیان	۹ ۱۲/۷۸	-	-
نیا گڑھ	۳۰	۱	۳۱	—	—	—	—

درخواست دعا

محترم سیٹھ عبدالغفور صاحب آف چنتہ کنٹہ اپنی طرف سے ڈیڑھ صد روپیے (۱۵۰) فدیۃ الصیام اور اپنی اہلیہ بدر النساء صاحبہ کی جانب سے ڈیڑھ صد روپیہ اور اپنی بچی بشریٰ کی طرف سے پچیس روپیے زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات اور صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

احمدیہ مسلم کانفرنس راجوری

مورخہ ۸-۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات و جمعہ۔ بمقام چارکوٹ

چارکوٹ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی چوتھی عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۸-۹ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ تمام احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت مندرجہ ذیل ایڈریس پر مطلع فرمائیں:۔

پتہ:۔ مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ۔ چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دیری رلیوٹ ضلع راجوری (پونچھ)

خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ جماعت احمدیہ۔ وارڈ نمبر ۳۔ احمدیہ بلڈنگ۔ پونچھ

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۷۸ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳